السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیعہ کی نظر میں قرآن کریم کی کیا حیثیت ہے محرف ہے یا غیر محرف؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کے زریں عہد اول سے لے کر آج تک ہر دور اور ہر زمانے میں نسل در نسل مسلمانوں کا متفقہ طور پر اجماعی عقیدہ چلا آیا ہے۔ کہ کتاب الٰہی ہر قسم کے حوادثات وتغیرات اور تبدیلیوں کے شائبوں سے محفوظ ومامون ہے۔

روئے زمین پر صرف شیعہ ہی ایک ایسی مبہوت قوم ہے۔ جس کے زعم باطل کے مطابق قرآن کریم اپنی اصلی شکل وصورت میں ہمارے درمیان موجود نہیں بلکہ اس کا کثیر حصہ دست بردزمانہ ہوچکا ہے۔ اعوذ باللہ من ھذہ العقیدة الفاسدة

درحقیقت شیعہ کوئی مستقل مذہب نہیں۔ بلکہ انتقامی جذبہ پر مبنی ایک منفی تحریک کا نام ہے۔ جس کی بناء شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے عداوت ودشمنی پر قائم ہے۔ یہ وہی عظیم ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے غلبہ اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے شرق وغرب میں اسلامی پرچم کو لہرایا۔ ان کے ہاتھوں دشمنان اسلام کو شدید ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ بالخصوص یہود ونصاریٰ نے بری طرح زلت آمیز شکستیں کھائیں۔ عیسائیوں نے صلیبی جنگیں لڑکر انتقامی جذبہ کو ٹھنڈا کیا مگر یہودیوں میں اتنی ہمت نہ تھی کہ میدان کارزار میں مسلم مجاہدین کا مقابلہ کرسکتے اسلئے انہوں نے زیر زمین سازشوں کے جال پھیلانے شروع کردیئے جس کے نتیجہ میں ابتداء سبائی ٹولہ نمودار ہوا۔

ان لوگوں نے عمائدین اسلام کے بارے میں عوام کے اذہان میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کرنے کی مہم شروع کردی۔ کاتبین وحی حفاظ قرآن اوراس کی نشرواشاعت اور حفاظت کرنے والوں کے اعتماد کو مجروح کرنے کی سازش کی۔

اس سے ان کا اولین مقصد اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن مجید سے لوگوں کا اعتماد مجروح کرنا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک پر اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کےلئے مثالی کردار کے حامل راویوں پر جرح وقدح کی مذموم اور ناکام سعی کرنا تھا کہ اس کے درپردہ متلاشیان حق کی راہیں مسدود ہوسکیں۔ جب اصلی ہیت میں نہ کتاب وہی ہے اور نہ سنت تو صحیح راہنمائی کہاں سے حاصل ہو؟

رفتہ رفتہ اسی سازشی ٹولے نے ذخیرہ احادیث کے مقابلہ میں اقوال ائمہ کے نام سے کتابیں مرتب کیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو بدنام کرنے کےلئے خانوادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیتوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے اختلاف ان پر مظالم اور حق تلفیوں کے افسانے اس طریقے سے مشہور کئے کہ سادہ لوح مسلمان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

المختصر روافض کا یہ عقیدہ ہے کہ صحیح قرآن اس وقت ہماری نظروں سے اوجھل ہے امام مہدی اسے لے کر غار میں چھپ گئے ہیں۔ (وہ مہدی جس کا وجود فی الواقع موہوم ہے) بقول شیعہ ان کا ظہور اس وقت ہوگا جب ساری دنیا میں تین سو تیرہ پکے سچے شیعہ موجود ہوئے چنانچہ شیعہ کی معتبر کتاب ''احتجاج طبرسی'' میں ہے:

''یجتمع الیہ من اصحابہ عدة اہل بدر ثلث مائة وثلثة عشر رجلا من اقاصی الارض ان قال : فاذا اجتمعت لہ ہذہ العدة من اہل الاخلاص اظہر اللہ امرہ'' (ص 123 طبع ایران''

یعنی ''امام مہدی رحمة اللہ علیہ کے پاس اصحاب بدر کی گنتی برابر تین سو تیرہ مرد دنیا کے اطراف واکناف سے جمع ہوجائیں گے۔ جب مخلصین کی تعداد بذا جمع ہوگی تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان کی دعوت کو غلبہ بخشے گا۔

اب شیعہ حضرات کےلئے مقام غور ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوجود آج تک اپنے میں مخلصین کی مذکورہ تعداد پیدا نہ کرسکے۔ جبکہ سید لطف اللہ صافی ایک شیعی عالم شیعہ کی تعداد دس ملین سے زائد کا دعویدار ہے۔ اس سے ہر زی شعور انسان اندازہ کرسکتا ہے کہ آخر کتنی کثرت کا شمار کس پلڑے میں ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ایمان واخلاص کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ جسے ان لوگوں نے خوامخواہ متنازعہ فیہ بنا چھوڑا ہے۔ کیونکہ یہاں تین سو تیرہ کا عدد محض مدح وارد ہوا ہے۔

امام ابن حزم اندلسی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ومن قول الامامیة کلہا قدیما وحدیثا ان القرآن مبدل زید فیہ مالیس منہ ونقص منہ کثیر وبدل منہ کثیر''

(الملل والنحل 4/128 مکتبة المثنی بغداد)

''ہر دور میں سب امامیہ کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ قرآن میں ردو بدل ہوا ہے اس میں کچھ اضافے ہیں جو اصل میں نہیں اور بہت ساری کمی وبیشی اور تبدیلی ہوئی ہے۔''

اسی طرح عیسائیوں نے جب قرآن کی تبدیلی پر شیعہ کے قول سے دلیل وحجت لینے کی کوشش کی تو امام موصوف نے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

(ان دعوی الشیعۃ لیست حجۃ علی القرآن ولا علی المسلمین لانہم لیسوا منا ولسنا منہم'' (الملل والنحل 2/78''

''شیعہ کے دعوے کو دلیل کے طور پر قرآن اور مسلمانوں کے خلاف پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان کا تعلق نہ ہمارے ساتھ ہے اور نہ ہمارا تعلق ان سے ہے۔ یعنی شیعہ مسلمان نہیں۔''

پھر یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کا تذکرہ تمام شیعی کتب امہات المراجع تفسیر حدیث فقہ عقائد وغیرہ میں باقاعدہ دلائل وبراہین سے موجود ہے کمال یہ ہے کہ موضوع ہذا پر مستقل ایک شیعی معتبر تصنیف موجود ہے۔ جس کا نام ہی مسمیٰ پر واضح برہان ہے نام ملاحظہ فرمائیں

(فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب لنوری الطبرسی)

علامہ محب الدین الخطیب اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الخطوط العریضۃ'' میں رقم طراز ہیں:

حتی کہ وہ قرآن جو ہم اہل سنت کو اوران کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا ایک جامع مرجع ہے۔ ان شیعہ کے نزدیک اصول دین سرتاپا اس کی آیات کی تاویل پر اوران معانی کے افکار پر قائم ہیں۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھے اور ائمہ اسلام نے اس نسل سے سمجھے جس پر قرآن نازل ہوا۔ بلکہ ایک بڑے نجفی عالم نے اور وہ الحاج مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی ہے جس کی 1320ء میں وفات کے وقت شیعہ حضرات نے اتنی تعظیم و تکریم کی کہ اس کو نجف میں مشہد مرتضوی کی عمارت ''ایوان جوہ بانوں عظمی بنت سلطان ناصر دین اللہ'' میں دفن کیا اور یہ ''دیوان جو قبلیعہ'' نجف اشرف میں (باب قبلہ سے صحن مرتضوی کی طرف اندر دائیں جانب جو ان کے نزدیک بہت مقدس جگہ ہے) اس نجفی عالم نے 1293ء کو نجف میں اس قبر کے پس جو امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ ایک کتاب تالیف کی جس کا نام اس نے فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب'' رکھا۔ جس میں اس نے مختلف زمانوں کے علماء شیعہ اور ان کے مجتہدین کی سینکڑوں نصوص جمع کیں۔ کہ قرآن میں کمی بیشی کی گئی ہے۔ طبرسی کی یہ کتاب ایران میں 1289ء میں طبع ہوئی۔ اس کی طباعت کے وقت اس کے گرد ایک شور مچ گیا کیونکہ شیعہ چاہتے تھے کہ قرآن کے بارے میں تشکیک ان کے خواص ہی تک محدود رہے اور ان کی سینکڑوں معتبر کتب میں ہی بکھری رہے۔ اور یہ سب کچھ ایک ہی کتاب میں جمع نہ ہو۔ جس کے ہزاروں نسخے شائع ہوں۔ اور ان کے مخالفین اس سے آگاہ ہوں۔ اور تمام لوگوں کی نظروں کے سامنے یہ ان کے خلاف حجت ثابت ہو جب ان کے عقلاء نے یہ اعتراضات اور ملاحظات ظاہر کئے تو اس کتاب کے مولف نے اس بارے میں ان کی مخالفت کی۔ اور اس نے ایک اور کتاب تالیف کی جس کا نام اس نے ''رد بعض الشبہات عن فصل الخطاب فی اثبات تحریف رب الارباب'' رکھا۔ اور یہ دفاع اس نے اپنی زندگی میں اپنی موت سے تقریباً دو سال پہلے لکھا۔ اور شیعہ حضرات نے اس کے یہ ثابت کرنے کی کوشش پر کہ قرآن محرف ہے اسے یہ بدلہ دیا کہ نجف میں مشہد علوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ممتاز جگہ میں اسے دفن کیا۔ اور یہ نجفی عالم قرآن میں نقص وارد ہونے کے متعلق جو استشہاد کرتا ہے اور اقتباس لاتا ہے اس کا ذکر اس نے اپنی کتاب کے صفحہ 180 پر ایک سورت سے کیا ہے جسے شیعہ ''سورۃ الولایۃ'' کہتے ہیں جس میں ولایت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے:

''یایہا الذین امنوا بالنبی والولی بعثنا ہما یہدیا نکم الی الصراط المستقیم''

چند سطور بعد فرماتے ہیں:

جس طرح اس نجفی عالم نے ''سورۃ الولایۃ'' سے یہ استشہاد کیا ہے کہ قرآن محرف ہے۔ اسی طرح کتاب (الکافی) جو شیعہ کے نزدیک وہی درجہ رکھتی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک ''صحیح البخاری'' کا ہے اس کی ایرانی طبع ''1278ھ کے صفحہ 289 پر درج ذیل عبارات سے استشہاد کیا ہے۔

''روی عدۃ من اصحابنا عن سہل بن زیادۃ عن محمد بن سلیمان عن بعض اصحابہ عن ابی الحسن علیہ السلام (ای ابو الحسن الثانی علی بن موسی الرضا المتوفی سنۃ ٢٠٦ہ قال: قلت لہ: جعلت فداک انا نسمع الایات فی القرآن لیس ہی عندنا کما نسمعہا ولا نحن ان نقراہا کما بلغنا عنکم فہل ناثم؟ فقال: لا اقرا وا کما تعلمتم فسیجیکم من یعلمکم''

ہمارے متعدد اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن سلیمان سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے ابو الحسن (یعنی ابو الحسن ثانی علی بن موسیٰ رضا متوفی 206ھ) سے روایت کیا۔ کہا میں نے اس سے کہا میں'' آپ پر قربان ہم قرآن میں آیات سنتے ہیں جو ہمارے ہاں (قرآن میں) ایسی نہیں جیسی کہ ہم سنتے ہیں اور نہ ہم ان کی اچھی طرح سے تلاوت ہی کر سکتے ہیں جس طرح کہ آپ سے ہمیں پہنچتی ہیں تو کیا ہم گناہ کا کام کرتے ہیں؟ تو اس نے کہا: نہیں، جس طرح تم نے سیکھا ہے پڑھتے رہو۔ جلد ہی تمہارے پاس وہ آئے گا جو تمھیں تعلیم دے گا۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ کلام شیعہ علی بن موسیٰ کے بارے میں گھڑا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے ہاں یہ فتویٰ ہے کہ جو اس طرح قرآن پڑھے کہ جس طرح لوگ مصحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سیکھتے ہیں وہ گناہگار نہیں ہوتا۔ ویسے شیعہ کے خاص لوگ مصحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سیکھتے ہیں وہ گناہگار نہیں ہوتے۔ لیکن شیعہ کے خاص لوگ مصحف عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ایک دوسرے کو بتاتے رہتے ہیں۔ کہ اصل قرآن یہ نہیں بلکہ وہ اور ہے جو موجود ہے۔ یا ان کے ائمہ اہل بیت کے پاس موجود تھا ان کے اس مزعومہ قرآن کے درمیان جسے وہ رازداری سے ایک دوسرے کو بتاتے ہیں۔ اور تقیہ کے عقیدہ پر عمل کرتے ہوئے اس کا برملا اظہار نہیں کرتے۔ اور اس مصحف عثمانی کے درمیان وہی تقابل ہے جسے حسین بن محمد تقی نوری طبرسی ن اپنی کتاب'' (فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب لنوری الطبرسی) میں جمع کیا ہے۔

یہ کتاب ان کے علماء سینکڑوں نصوص پر مشتمل ہے جو ان کی معتبر کتب میں موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعہ قرآن میں تحریف پر پختہ ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں چاہتے کہ قرآن کے بارے میں ان کے اس عقیدہ پر کوئی شورش وہنگامہ برپا ہو۔

نوری طبرسی نے ''مسئلہ امامت'' پر بحث کرتے ہوئے فصل الخطاب 216 طبع ایران میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان تحریر کیا ہے:

''لوترک القرآن کماانزل لالفیتنافیہ مسمین''

''یعنی''اگرقرآن اس طرح چھوڑاجاتا جیسے نازل کیاگیاتھا تواسے مخاطب !توہمیں اس میں نام بنام پاتا۔

نیز تفسیر''صافی''میں مقدمہ سادسہ کے تحت ص 25 پر ہے :

''لولازید فی القرآن ونقص ماخفی حقنا علی زی حجی''

''امام باقر رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں :اگرقرآن میں بڑھایااورگھٹایانہ گیاہوتا توہماراحق (یعنی امامت)کسی زمی عقل پرپوشیدہ نہ رہتا۔

کلینی نے اپنی 'الکافی''میں اپنی سند کےساتھ بیان کیاہے :

ان القرآن الذی جاء بہ جبرائیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف ایۃ''(کتاب فضل القرآن :2/634''

''یعنی وہ قرآن جسے لےکرجبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کےپاس آئےتھے وہ سترہ ہزارآیات پرمشتمل تھا۔''

جبکہ یہ بات معروف ہےکہ قران کریم کی کل 6666 آیات ہیں۔اس کا معنی یہ ہےکہ دوتہائی قرآن پاک ہواکی نذرہوگیااورموجودہ صرف ایک تہائی ہے کلینی نے باقاعدہ اپنی ''کافی''میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔اور اس کے اثبات کےلئےایک مستقل تبویب قائم کی ہے:

''باب زکر الصحیفۃ والحفروالجامعۃ ومصحف فاطمۃ علیہا السلام''

اس کے تحت جوروایت بیان ہوئی ہے کافی تفصیلی ہے۔چند فقروں کاترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

پھرامام نے فرمایا: ہمارے پاس مصحف فاطمہ ہےاورلوگوں کوکیامعلوم کہ مصحف فاطمہ کیاچیزہے۔!فرمایاوہ مصحف ہےجوتمہارےقرآن میں سےتین گنازیادہ ہے۔اوراللہ کی قسم تمہارےاس قرآن کاایک حرف بھی''اس میں نہیں ہےبلکہ عبارت ہذاتواس بات کی موئید ہے۔کہ موجودہ مصحف کلی طورپر مصحف فاطمہ سےمختلف ہےجس کاحجم مولف''کافی''نےسترہاتھ لمبابیان کیاہے۔

اس سےبخوبی اندازہ لگایاجاسکتاہے۔کہ روافض کاموجودہ قرآن پرکس حدتک یقین ایمان ہے۔حقیقت یہ ہےکہ شیعہ کےنزدیک موجودہ قرآن کی شرعی کوئی حیثیت نہیں۔اگرکوئی بات بادل نخواستہ مسلمہ ی اقابل اعتراف ہے تووہ صرف تقیہ کےطورپرجودراصل جھوٹ سےتعبیرہے۔

شایدکسی کوترددلاحق ہوجب تمام مسلمانوں کاایمان ہےکہ قرآن غیرمحرف ہےآخرشیعہ کوکیاتکلیف ہےاسےغیرمحرف کیوں تسلیم نہیں کرتے۔اصلاًاس کی وجہ یہ ہےکہ تاریخی اعتبارسےیہ امرمسلمہ ہےکہ جامع قرآن حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورحضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔جب یہ لوگ حضرات شیخین کےایمان کی حقیقت کوتسلیم کرنےسےقاصرہیں تویہ کیسےممکن ہےکہ ان کےجمع شدہ قرآن پرایمان لےآئیں۔اگراسےتسلیم کریں توحضرات موصوفین کی دیانت وامانت بھی تسلیم کرنی پڑتی ہے۔جوان کی عقول نحیفہ سےبالاترشےہے۔

(استغفر اللہ الذي لا الہ الا ہو واتوب الیہ وان یلہنا حب الرسول اہل بیتہ وصحبہ اجمعین آمین یارب العالمین!)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص476

محدث فتویٰ